

از عدالت اعظمیٰ

سیٹاب گنج شوگر ملز لمیٹڈ

بمقابلہ

انکم ٹیکس کے کمشنر، سنٹرل، کلکتہ

جے۔ ایل۔ کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز۔

انکم ٹیکس - کمپنی جس کی متعدد سرگرمیاں ہیں - Sct.off میں سے ایک کا نقصان، دوسرے میں منافع کے خلاف کب دعویٰ کیا جاسکتا ہے - چاہے سرگرمیاں ایک کاروبار کی تشکیل کرتی ہیں یا الگ کاروبار کی - قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال - انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، (II آف 1922) دفعات 24(2)، 66(2)۔

اپیل کنندہ کمپنی جس کے مختلف منصوبے تھے نے دعویٰ کیا کہ ایک منصوبے کے منافع کے خلاف اس کے دوسرے منصوبے کے نقصانات جو پچھلے سالوں سے آگے لائے گئے تھے، یہ دعویٰ کیا کہ نقصانات ایک ہی کاروبار کے تھے اور دفعہ 24(2) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ لاگو ہوا۔ ٹریبونل نے اپیل کنندگان کے دلائل کو مسترد کر دیا اور وجوہات بتائی کہ کمپنی کی مختلف سرگرمیوں کو دفعہ 24(2) کے اطلاق کے لیے ایک ہی کاروبار کے طور پر کیوں نہیں سمجھا جاسکتا۔

اس کے بعد کمپنی نے ٹریبونل سے کہا کہ وہ ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے سوالات پر ہائی کورٹ کا حوالہ دے۔ ٹریبونل نے ریفرنس دینے سے انکار کر دیا۔ کمپنی نے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 66(2) کے تحت کلکتہ کی ہائی کورٹ سے رجوع کیا تاکہ ٹریبونل کو مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا جائے لیکن درخواست کو سرسری طور پر خارج کر دیا گیا۔ کمپنی نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے اور کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف خصوصی رخصت کے ذریعے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔

یہ سوال ہے کہ آیا ایک فرد یا کمپنی کی طرف سے کئے جانے والے مختلف منصوبے ایک کاروبار بناتے ہیں، یہ قانون اور حقائق کا ملا جلا سوال ہے۔ اصول یہ معلوم کرنا ہے کہ

آیا اسکیلز بمقابلہ جارج تھامسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ میں بیان کردہ وینچرز کو اپناتے ہوئے، کوئی باہمی ربط، کوئی باہمی تعلق، کوئی باہمی انحصار، کوئی اتحاد ہے یا نہیں۔ قانونی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ایک خاص کاروبار الگ الگ کاروباروں پر مشتمل ہوتا ہے نہ کہ ایک کاروبار۔ حتمی نتیجہ ثابت شدہ حقائق سے ایک قانونی نتیجہ ہے اور مخلوط قانون اور حقیقت میں سے ایک ہے جس پر ایکٹ کے دفعہ 24(2) کا اطلاق منحصر ہے۔

فوری کیس میں قانون کا سوال پیدا ہوا جس پر ہائی کورٹ کو کیس کا بیان طلب کرنا چاہیے تھا۔ قانون کا سوال یہ ہے کہ "کیا کیس کے حقائق اور حالات کے مطابق کمپنی کی کاروباری سرگرمیاں، چینی کی تیاری، فروخت اور باردانہ، جوٹ، سرسوں کے بیجوں کی خرید و فروخت، معنی کے اندر ایک ہی کاروبار کو تشکیل دیا گیا؟ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 24(2) کا۔

ہائی کورٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ٹریبونل سے کیس کا بیان طلب کرے اور اسے قانون کے مطابق نمٹائے۔

اسکیلز بمقابلہ جارج تھامسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1927) 13 ٹی۔سی۔83، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1958 کی سول اپیل نمبر 143۔

1954 کے I.T.A. نمبر 4309 میں انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل آف انڈیا، کلکتہ کے 15 مارچ 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

دیوانی اپیل نمبر 144 آف 1958۔

1956 کے انکم ٹیکس معاملہ نمبر 9 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 27 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندگان کے لیے این۔اے۔پاکھی والا (دونوں اپیلوں میں) اور بی۔

پی۔مہیشوری۔

جواب دہندہ کے لیے کے۔این۔راجگوپال ساستری اور ڈی گپتا۔

17 نومبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ خصوصی رخصت کے ذریعے دو یکجا اپیلیں ہیں۔ پہلا حکم انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ بیچ کے 15 مارچ 1955 کے حکم کے خلاف دیا گیا ہے، اور دوسرا، کلکتہ ہائی کورٹ کے مورخہ 27 اپریل 1956 کے حکم کے خلاف ہے، جس میں دفعہ 66 (2) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کیس کا بیان طلب کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ حقائق درج ذیل ہیں:

سیٹاب گنج شوگر ملز، لمیٹڈ، اپیل کنندہ ہے۔ یہ کمپنی 1934 میں قائم کی گئی تھی، اور ایک فرم کے زیر انتظام کچھ شوگر ملوں کو سنبھالنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ جن چیزوں کے لیے کمپنی قائم کی گئی تھی ان میں خریداروں، بیچنے والوں اور جوٹ، باردانہ، تیل کے بیج وغیرہ کا کاروبار شامل تھا۔ ابتدائی چند سالوں تک، کمپنی صرف چینی کی تیاری اور فروخت کا کاروبار کرتی رہی۔ 31 اگست 1945 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹنگ سال میں، کمپنی نے گنز میں کچھ لین دین کیا اور منافع کمایا۔ 13 اگست 1946 کو ختم ہونے والے اگلے اکاؤنٹنگ سال میں، کمپنی نے گنی اور جوٹ کے لین دین میں بھی منافع کمایا۔ 31 اگست 1947 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹنگ سال میں، (اسی سال 1948-49 ہے)، کمپنی نے سرسوں کے بیجوں، گنیوں اور پیسیاں کا کاروبار کیا اور منافع کمایا۔ اس تشخیصی سال کے بعد، کمپنی نے چینی کی تیاری اور فروخت کے علاوہ کوئی کاروبار بند کر دیا۔

ہمارا تعلق تشخیصی سال 1948-49 سے ہے، جو کہ 31 اگست 1947 کو ختم ہونے والے اکاؤنٹنگ سال کے مطابق ہے۔ اس سال گونی، سرسوں اور جوٹ کی فروخت سے 6,14,018 روپے کا منافع ہوا تھا۔ کچھ کاروبار کیا گیا تھا۔ پاکستان کے علاقے میں خرید و فروخت کے ذریعے۔ اسی حسابی سال کے دوران چینی کے کاروبار کو 2,09,306 روپے کا نقصان ہوا۔ شوگر کے کاروبار میں ہونے والے نقصان کو دوسرے کاروبار کے منافع کے مقابلے میں ختم کیا گیا تھا، اور انکم ٹیکس آفیسر نے اپنے حکم سے کمپنی کو 4,04,712 روپے کی آمدنی کا اندازہ لگایا تھا۔ پچھلے سال چینی میں اپنے کاروبار میں 13,43,069 روپے کی رقم تھی، جسے پچھلے سال سے آگے لایا گیا تھا۔ کمپنی کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ نقصانات ایک ہی کاروبار کے تھے، اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 24 (2) کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ اعتراض قبول نہیں کیا گیا۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کی اپیل پر کمپنی کا

اعتراض قبول کر لیا گیا۔ کمشنر آف انکم ٹیکس نے پھر انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل (کلکتہ بنچ) کے سامنے اپیل کو ترجیح دی، جس کی اجازت دی گئی۔ ٹریبونل نے وجوہات بتائی کہ دفعہ 24 (2) کے اطلاق کے لیے کمپنی کی مختلف سرگرمیوں کو ایک ہی کاروبار کے طور پر کیوں نہیں سمجھا جاسکتا۔ کمپنی نے پھر ٹریبونل سے کہا کہ وہ قانون کے چار سوالات پر ہائی کورٹ کا حوالہ دے، اس نے کہا، ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہوا۔ ٹریبونل نے ریفرنس دینے سے انکار کر دیا۔ کمپنی نے اس کے بعد ایکٹ کے دفعہ 66 (2) کے تحت ہائی کورٹ سے رجوع کیا تاکہ ٹریبونل کو چار سوالات پر مقدمہ بیان کرنے کا کہا جائے، لیکن اس کی درخواست کو سرسری طور پر خارج کر دیا گیا۔ کمپنی نے اب خصوصی رخصت کے ساتھ، ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے فیصلے کو تبدیل کرنے والے ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل کی ہے اور ہائی کورٹ کے کیس کا بیان طلب کرنے سے انکار کرنے کے حکم کے خلاف بھی اپیل کی ہے۔ یہ سوال کہ آیا طے شدہ ٹیسٹوں کے اطلاق پر، ایک فرد یا کمپنی کے ذریعہ کئے گئے مختلف منصوبے ایک ہی کاروبار کی تشکیل کرتے ہیں، قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال ہے۔ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کچھ اصول لاگو کیے جاتے ہیں کہ آیا پائے جانے والے حقائق پر ایک قانونی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مختلف وینچرز الگ الگ کاروبار بناتے ہیں یا ایک ساتھ دیکھے جاتے ہیں، یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک ہی کاروبار کی تشکیل ہوتی ہے۔ یہ اصول رولٹ، جے نے اسکیلز بمقابلہ جارج تھامسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ⁽¹⁾ میں بیان کیے تھے۔

”----- اصل سوال یہ ہے کہ کیا ان دونوں کاروباروں کو اپنانے میں کوئی باہمی تعلق، کوئی باہمی تعلق، کوئی باہمی انحصار، کوئی اتحاد تھا۔“ فاضل جج نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ کسی کو یہ دیکھنا تھا کہ کیا مختلف منصوبے ایک دوسرے میں اتنے جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے میں اتنے ڈوبے ہوئے ہیں کہ انہیں ایک ہی کاروبار بنا دیا جائے۔ ان اصولوں کو حقائق پر لاگو کرنا ہوگا، اس سے پہلے کہ کوئی قانونی نتیجہ نکالا جاسکے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ ایک خاص کاروبار الگ الگ کاروباروں پر مشتمل ہوتا ہے، اور یہ ایک کاروبار نہیں ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حقائق کے نتائج اس میں شامل ہیں، کیونکہ کاروبار کے اتحاد پر اثر انداز ہونے والے متعدد معاملات کی چھان بین کرنی پڑتی ہے، جیسے کہ کنٹرول اور انتظام کا اتحاد ایک ہی ایجنسی کے ذریعے کاروبار کا انعقاد، کاروبار کا

باہمی تعلق، ایک ہی سرمائے کا روزگار، اکاؤنٹس کی مشترکہ کتابوں کی دیکھ بھال، کاروبار کو چلانے کے لیے ایک ہی عملے کی ملازمت، مختلف لین دین کی نوعیت، امکان ایک کا بند ہونا دوسرے کی ساخت کو متاثر کیے بغیر اور اسی طرح آگے۔ جب، تاہم، حقیقی حقائق کا تعین ہو چکا ہے، حتمی نتیجہ ثابت شدہ حقائق سے ایک قانونی نتیجہ ہے، اور یہ مخلوط قانون اور حقیقت میں سے ایک ہے، جس پر منحصر ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 24 (2) کا اطلاق۔ ہماری رائے میں اس کیس میں قانون کا سوال پیدا ہوا جس پر ہائی کورٹ کو کیس کا بیان طلب کرنا چاہیے تھا۔ قانون کا وہ سوال ہے:

"چاہے کیس کے حقائق اور حالات پر، کمپنی کی کاروباری سرگرمیاں سمجھ، چینی کی تیاری اور فروخت اور باردانہ، جوٹ، سرسوں کے بیجوں کی خرید و فروخت، دفعہ 24 (2) کے معنی کے تحت ایک ہی کاروبار کو تشکیل دیا گیا تھا۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922؟"

اس کے مطابق ہم لاگت کے ساتھ سول اپیل نمبر 144 آف 1958 کی اجازت دیتے ہیں، اور ہائی کورٹ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اس سوال پر ٹریبونل سے کیس کا بیان طلب کرے، اور قانون کے مطابق اسے نمٹائے۔

جہاں تک دیوانی اپیل نمبر 143 آف 1958 کے حوالے سے، جو ٹریبونل کے حکم پر سوال اٹھاتی ہے، ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے، حالانکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محکمہ کے ماہر وکیل نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ کیس کے حالات میں ٹریبونل کا حکم درست، اور یہ کہ ٹریبونل کی طرف سے دیے گئے فیصلے کے علاوہ کوئی اور فیصلہ ممکن نہیں تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے ٹریبونل کے برعکس ایک نتیجہ نکالا تھا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قانونی نتیجہ ایک اور اکیلا تھا۔ تاہم، ہم کسی بھی طرح کی رائے کا اظہار نہیں کرتے، کیونکہ ہم مطمئن ہیں کہ اس کیس میں قانون کا سوال پیدا ہوا، اور اس لیے، دوسری اپیل کی اجازت دی ہے، تاکہ اس معاملے کو ہائی کورٹ پہلی بار جانچ سکے۔ ٹریبونل کی طرف سے کیس کے ایک بیان پر۔

دیوانی اپیل نمبر 143 آف 1958، لہذا، خارج کر دی جائے گی، لیکن اخراجات کے بارے میں کسی حکم کے بغیر۔

سی۔ اے نمبر 144 آف 1958 کی اجازت ہے۔

سی۔ اے نمبر 143 آف 1958 کو خارج کر دیا گیا۔

